REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۱۰ فتح ۱۳۳۶ھش ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۲۹۱

ادارتی مقالہ خصوصی

"حکومت کا خفیہ سرکلر"

لاہور کے دو اخبار "امروز" اور "پاکستان ٹائمز" نے اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالے سے صفحہ اول پر یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت مغربی پاکستان نے اپنے سکرٹریوں محکمہ جات کے اعلےٰ افسروں اور ڈویژنل کمشنروں کو ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں یہ امر ان کے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے باقاعدہ سراغ رسانی کا ایک عملہ رکھا ہوا ہے جو جماعتی مفاد کے پیش نظر سرکاری دفتروں سے اطلاعات حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اعلےٰ افسروں کو خبردار کیا گیا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے ایسے کارندوں سے ہوشیار رہیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی ناجائز طریقے سے کوئی سرکاری اطلاع ان کے ہاتھ نہ لگ سکے۔

اگر ان اخباروں کی یہ اطلاع درست ہے۔ اور ایسا کوئی خط بھیجا گیا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا "جائز ذریعہ" ہے جس کی مدد سے ان اخباروں کو حکومت کی اس خفیہ ہدایت کا جو بقول ان کے صرف اعلےٰ حکام کے لئے تھی علم ہوا۔ اگر ان اخباروں نے ناجائز طور پر اس خبر کو حاصل کیا ہے۔ کیا ایسا کرنے میں وہ حکومت کے راز حاصل کرنے اور انہیں منظر عام پر لانے کے مجرم نہیں ہیں۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ پر جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ سراسر بےبنیاد ہے۔ البتہ خود ان اخباروں کا اپنے اس فعل سے مجرم ہونا کسی دلیل اور ثبوت کا محتاج نہیں رہتا۔

پھر اگر ان اخباروں کی زیر بحث اطلاع کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو خود حکومت بھی زیر الزام آئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حکومت کے افسران میں بعض ایسے بھی ہیں۔ جن کا تعلق جماعت احمدیہ کے مخالف گروہوں سے ہے۔ یا وہ افسران گروہوں کے زیر اثر ہیں۔ اور ان کو خبریں بہم پہنچاتے ہیں ورنہ ان اخباروں کے رپورٹروں کے لئے زیر بحث خفیہ ہدایت کا پتہ چلانا ہرگز ممکن نہ ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک طرف حکومت کے افسران ایسے اخبار نویسوں کے ذریعہ حکومت کے راز خود فاش کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف الزام جماعت

احمدیہ پر لگاتے ہیں۔ کہ اس نے حکومت کے راز معلوم کرنے کے لئے باقاعدہ سراغ رسانی کا عملہ مقرر کر رکھا ہے۔ بھلا جب ان اخباروں کے رپورٹرز حکومت کے خفیہ راز اس آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ تو کسی دوسرے کو کیا غرض پڑی ہے۔ کہ وہ زر کثیر خرچ کر کے سراغ رسانی کا عملہ رکھے اور خبریں حاصل کرنے کے لئے اتنی جد و جہد کرے۔ جبکہ وہ بھی ان اخباروں کے رپورٹروں کی طرح نہایت آسانی سے بہت کم خرچ کر کے حکومت کے راز معلوم کر سکتے ہیں۔

اگر کہا جائے کہ مختلف جماعتوں کے خلاف یا حق میں حکومت جو ہدایتیں جاری کرتی ہے۔ وہ خفیہ نہیں ہوتیں۔ تو پھر کسی اور پر بھی کوئی الزام نہیں آ سکتا۔ ایسی صورت میں سب کا ہی یہ حق تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ ایسی اطلاعات حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر ایسی ہدایات خفیہ ہوتی ہیں۔ تو پھر حکومت کے افسروں نے زیر بحث ہدایت کو صحیح معنوں میں خفیہ کیوں نہ رکھا اور ہدایتیں خفیہ رکھنے کیلئے ازروئے قواعد جو احتیاطیں برتی جاتی ہیں۔ ان پر پوری طرح عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ پھر یہ کہ ان اخباروں نے حکومت

کا خفیہ راز معلوم کرنے کی کیوں کوشش کی۔ کیا اس طرح وہ دوسروں پر یہ اثر ڈالنا نہیں چاہتے کہ ان کے لئے حکومت کے خفیہ راز معلوم کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آ رہا ہے۔ جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور کا وجود خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور دردِ دل سے حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

کراچی (بذریعہ تار) مکرم عبدالوہاب صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ گزشتہ جمعہ کے روز مکرم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب کو خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ نیز وہاں صدقہ کی رقوم جمع کر کے پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ نیز مزید صدقہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب کے حضور دردمندانہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

جج عالمی عدالت انصاف
مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
کی رائے

"مجھے جب بھی دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے دوائی خریدنے کی ضرورت ہوئی۔ تو میں نے ان کی ادویہ کو بفضلہ تعالےٰ مفید پایا ہے۔"

احباب اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے اس دواخانہ کو یاد رکھیں۔

حب مسان
بچوں کو طاقت دیکر صحت مند اور سرسبز کرتی ہے۔ لاغری۔ سوکھا۔ نظام معدہ کو درست کرتی ہے
قیمت ۱۰۰ گولی ۱۲ روپے

مرض اٹھرا کی کامیاب دوا
حمل دنسواں
مکمل کورس ۱۹ روپے

معجون قوفل
کمردرد۔ لیکوریا اور جملہ پوشیدہ امراض کی خواتین اور طاقت کی دوا۔
قیمت ۲۰ یوم ۵ روپے

اکسیر شباب
اعلیٰ ٹانک مردوں کا بے نظیر تحفہ طاقت کی کامیاب دوا
قیمت ایکماہ ۱۵ روپے

زوجام عشق
قوت صحت کی لاثانی دوا
قیمت ایکماہ ۱۵ روپے

دوائی فضل الٰہی
اولاد نرینہ کی کامیاب دوا
قیمت ۱۶ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۷ء

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض

یعنے ہم نے اپنے رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کے ساتھ قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا گیا ہے۔ کہ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ یعنے ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے بادی النظر میں یہ دونوں اقوال متضاد نظر آتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق یہ دعوےٰ بھی کیا ہے۔ کہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا۔ تو اس میں آپ کو بہت سے اختلافات نظر آتے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان تین باتوں میں تطبیق کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسالت میں تو تمام رسول برابر کا درجہ رکھتے ہیں بحیثیت رسول کے ان میں کوئی فرق نہیں۔ رسول کی خاصیت رسالت کم سے کم درجہ ہے۔ جس میں تمام رسول یکساں ہوتے ہیں۔ یعنے جس بشر کو اللہ تعالیٰ رسول کا خطاب دیتا ہے۔ اس میں رسالت کے تمام خواص موجود ہوتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہر رسول کی ایک مزید خصوصیت ہوتی ہے جس میں ایک دوسرے پر فضیلت ہو سکتی ہے اسکی موٹی مثال یہ ہے کہ بعض رسولوں کو شریعت دی جاتی ہے۔ اور بعض کو نہیں دی جاتی ایسے رسول جن کو شریعت نہیں دی جاتی۔ وہ اپنے سے پہلے والے تشریعی نبی کی شریعت کو ہی قائم کرتے ہیں۔ اور اس کی اشاعت کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن جہاں خالص رسالت میں وہ اپنے تشریعی پیشرو نبی سے برابر ہوتے ہیں۔ وہاں غیر تشریعی ہونے کی وجہ سے اس سے کم فضیلت رکھتے ہیں۔ لیکن اس سے ان کی نفس رسالت کا درجہ کم نہیں ہوتا۔

اس کی دنیاوی حالات میں مثال اس طرح سمجھ لیجئے۔ کہ ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجہ اول معہ اختیارات دفعہ ۳۰ ضابطۂ فوجداری بھی بنیاداً ایک مجسٹریٹ ہی ہوتا ہے۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول و دوم و سوم بھی مجسٹریٹ ہی ہوتے ہیں۔ پھر ایسے بھی مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ جو آنریری مجسٹریٹ کہلاتے ہیں۔ اب ہر درجہ کا مجسٹریٹ جہاں تک اس کے بنیادی فوجداری اختیارات کا تعلق ہے مجسٹریٹ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور درجہ چہارم کے مجسٹریٹ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور ہر مجسٹریٹ خواہ وہ کسی درجہ کا ہو مجسٹریٹ ہی کہلاتا ہے۔ ہر ایک کو بلحاظ صرف مجسٹریٹ ہونے کے یکساں اختیارات ہوتے ہیں۔ یعنے ہر ایک میں وہ خصائص جو کم سے کم ایک مجسٹریٹ میں ہونے چاہئیں بکمل طور پر پائے جاتے ہیں۔ ایسے خصائص کہ جن میں اگر کمی کی جائے تو وہ مجسٹریٹ نہیں رہتا ہر درجہ کے مجسٹریٹ میں پائے جانے ضروری ہیں۔ اس لئے جب ہم کسی کو مجسٹریٹ کہتے ہیں اس کے معنے یہی ہوتے ہیں کہ اس میں کم سے کم ایسے خصائص موجود ہیں

اس مثال سے اس بات کا سمجھنا اب مشکل نہیں رہتا کہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض اور لا نفرق بین احد من رسلہ میں کوئی تضاد نہیں۔ اور ان آیات کا تعلق اسی طرح ہوتا ہے۔ کہ ہر رسول میں جس کو اللہ تعالیٰ رسول کا نام دیتا ہے کم سے کم وہ تمام خصائص موجود ہوتے ہیں۔ جو ایک رسول میں ہونے چاہئیں۔ اس لحاظ سے کوئی رسول دوسرے سے کم نہیں ہوتا۔ البتہ رسولوں میں کم و بیش مزید خصائص ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ صرف رسول نہیں ہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں یعنے آپ تمام رسولوں اور انبیاءؑ کے خاتم ہیں۔ اور یہ خصوصیت تمام مزید خصوصیات سے جو رسولوں کو دی گئی ہیں بڑھ چڑھ کر ہے نہ صرف اس لحاظ سے کہ آپ کی ذات میں نبوت کے تمام کمالات کا اختتام یعنے انتہا ہوئی ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ آپ کی امت میں کم از کم ایک ایسا بشر بھی مبعوث ہو سکتا ہے۔ جو ایک پہلو سے آپکا امتی بھی ہوگا اور ایک پہلو سے نبی اور رسول بھی ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نمایاں ترین مزید خصوصیت یہ ہے کہ آپ کو کامل ترین شریعت عطا کی گئی ہے۔ جس میں تمام پہلی شریعتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ جو مختلف تشریعی انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق عطا کی گئی تھیں۔ اس کامل ترین شریعت کے نزول کا یہ لازمہ ہے کہ آئندہ کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے ساتھ آپ کو رسالت کی دوسری خصوصیات میں بھی درجہ کمال عطا کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر آپ کامل ترین شریعت کے حامل نہیں ہو سکتے تھے نظاہری مثال جو ہم نے اوپر دی ہے۔ اس کے مطابق آپ کو گویا سیشن جج کے اختیارات عطا ہوئے ہیں جس طرح ایک سیشن جج کو پورے فوجداری اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور رسالت کے پورے کمالات عطا کئے گئے ہیں۔ اور اسی طرح جس طرح ایک سیشن جج کی سفارش سے ہی مجسٹریٹ کے اختیارات بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور مجسٹریٹ بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کے تتبع سے نبوت کے کمالات بھی آپ کے امتیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں۔ عام طور پر ایسے لوگ محدث کہلاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

لقد کان فی امم من
قبلکم رجال یکلمون
من غیر ان یکونوا انبیاء
فان یکن فی امتی احد
فعمر

یعنے جس طرح پہلی امتوں میں بغیر نبی ہونے کے ایسے بشر بھی ہوتے تھے جن کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جاتا تھا۔ میری امت میں اگر ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہے امت محمدیہ میں حضرت عمر کے سوا بھی ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں، جن کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ اور جن کو محدث کہا جاتا ہے۔ ایسے لوگ تو پہلے انبیاء کی امتوں میں بھی ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی حدیث سے واضح ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ آپ کی امت میں ایک ایسا بشر بھی مبعوث ہوتا ہے۔ جو نبی اور رسول کہلائے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نبی اور رسول کا نام دے گا اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے وہ ایک پہلو سے امتی ہوگا اور ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور وہی مسیح موعود ہوگا۔

یہ نمایاں ترین خصوصیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دی گئی ہے۔ اور جس کا بیان خاتم النبیین ایسے جامع و مانع الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما کان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین۔

اس آیہ کریمہ میں اس بات کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ بے شک بحیثیت رسول کے آپ مومنوں کے باپ ہیں۔ لیکن آپ میں سب سے نمایاں مزید خصوصیت یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ کو تمام رسولوں اور انبیاءؑ پر یہ فضیلت ہے۔ کہ آپ کی امت میں صرف وہی لوگ پیدا نہیں ہوں گے۔ جن کو دوسرے نبیوں کی طرح بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے گا۔ بلکہ آپ کی امت میں آپ کے تتبع سے ایک ایسا بشر بھی پیدا ہوگا۔ جو مسیح موعود ہوگا اور ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہوگا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر
بزرگان سلسلہ کے تاثرات

پیارا عرفانی

(از محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

آج (۷ دسمبر) کے الفضل میں وہ خبر پڑھنی پڑی ہے۔ جس نے میرے جسم و جان کے ذرّہ ذرّہ کو ہلا دیا۔ وہ خبر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر ہے میرا دل ہاں وہ دل جو انواع و اقسام کے صدمات چکھنے کے باوجود ابھی زندگی کے آثار دکھائے چلا جا رہا ہے۔ اس خبر کے صدمہ کی شدت سے بغیر سخت ہلنے کے رک نہ سکا۔

اس پیارے کی جدائی نے ایک بار پھر وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کیا۔ جو کہ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو دیکھا تھا۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا میری آنکھیں اپنے فرض کی ادائیگی میں معطل ہو گئی تھیں۔ اور سورج بھی اس روز شعاع ریزی میں معطل ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ یقیناً یہی ایسے کچھ نہیں تھی۔ کہ اس شمع حسن کے پروانے نے اپنی آخری منزل طے کر کے شمع نور کی نشاں دہی کے فرض کو جو اس کے اپنے ذمہ تھا ختم کر دیا اور وہ ہم سے جدا ہو گیا۔

خواہ پروانہ کس قدر بھی آتش سوزاں کی جھلس کو برداشت کر رہا ہو دنیا پھر بھی چاہتی ہے۔ کہ یہ نظارہ ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہے۔

مگر پیارا مولا جو ارحم الراحمین ہے اپنے پیاروں کی اس قربانی کو ہاں اس آتش سوزاں میں جلنے کو ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہنے دیتا۔ اپنے ابر رحمت کو موت کی شکل میں نمودار کر کے دنیا سے اٹھا لیتا ہے اور اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے دیتا ہے۔

ہمارے مسیح نے جب انتھک محنت سے چور چور ہو کر اور اپنی ہستی کا ذرّہ ذرّہ راہ مولا میں ہاں پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ میں پیش کر کے شہادت کے انتہائی نقطہ کو ظاہر کر دیا تو ارحم الراحمین کے ابر رحمت نے سایہ کیا اور ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو الرحیل ثم الرحیل کی خوشکن خبر دیتے ہوئے اپنے وصل سے مشرف کر دیا۔

آج عرفانی بھی اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور آج وہ عرفانِ حقیقی سے متمتع ہو رہا ہے۔ اس کا پیارا مولا اس سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ اس کو میرا بہت بہت محبت بھرا اسلام

یکے از محبان و محبوبان عرفانی

(خاکسار ڈاکٹر حشمت اللہ)

حضرت شیخ عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک درخشندہ گوہر ہیں رہتی دنیا تک آپ کا ذکر خیر باقی رہے گا۔ آپ نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کیا جب ابھی بہت کم تعداد میں سعید روحوں کو اس شناخت کی توفیق نصیب ہوئی تھی۔ آپ کو پہلے اولین صحابہ میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ بیعت کے بعد دعوت احمدیت کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مؤثر قلم عطا فرمایا تھا۔ اسلئے آپ نے تحریر کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت پر کمر ہمت باندھ لی۔ اور آخر تک ایک کامیاب صحافی اور بہترین مصنف کے طور پر آپ نے زندگی بسر کی۔ قوت گویائی بھی وافر عطا ہوئی تھی۔ اور آپ کی پُر جوش اور ولولہ انگیز تقادیر بھی اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے وقف تھیں۔ آپ سلسلہ کی تاریخ کے بہت بڑے ماہر تھے بلکہ آپ کا سینہ ان سارے واقعات و مشاہدات کا خزینہ تھا۔ آپ کی وفات سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اب کہاں حضرت مسیح موعود کے پیارے ہوں اور کہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت شیخ عرفانی کبیر جیسے بے مثال عشاق صفحۂ زمین پر نمودار ہوں۔

حضرت عرفانی کی زندگی سراسر متوکلانہ زندگی تھی۔ فقر و تنگدستی کے باوجود سراپا غیرت تھے عزت نفس کا نمونہ تھے۔ غیروں کے آگے کبھی جھکنے والے نہ تھے ہاں مومنوں کے سامنے موم مجسم تھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے بھی آپکو والہانہ عشق تھا۔ میں قادیان میں خلافت ثانیہ کے آغاز میں ۱۹۱۶ء یعنی ۱۱ سال کی عمر میں طالبعلم کے طور پر آیا تھا۔ چونکہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا اصل وطن جالندھر ضلع جالندھر تھا۔ یہ گاؤں ہمارے گاؤں سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اسلئے مجھے شروع طالب علمی سے ہی حضرت شیخ صاحب سے واقفیت تھی۔ اور انہیں بھی مجھ سے بہت پیار تھا۔ مجھے وہ نظارہ نہیں بھول سکتا۔ جب میں مدرسہ احمدیہ پڑھ کر دوپہر کے وقت کتابیں اٹھائے دارالفضل کے بیرونی محلہ کو جاتے ہوئے حضرت شیخ صاحب کے دفتر اور مکان کے سامنے سے گزرتا۔ اور شیخ صاحب مرحوم حسب دستور باہر بیٹھے لکھتے یا ٹہل رہے ہوتے تو دور سے ہی دیکھکر مسکراتے ہوئے فرماتے "آئیے جی سوامی ایشور انندا جی" اور پھر دو چار منٹ بٹھا کر کوئی علمی اور روحانی بات ضرور بیان فرماتے اور بار ہا کہتے کہ "ایشور انند" میں "اللہ دتا" کا ترجمہ کرتا ہوں اسے برا نہ مانیں۔

حضرت شیخ صاحب کو اپنے ہونہار اور خادم دین فرزند حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی وفات کا بہت صدمہ تھا۔ مگر صبر و استقلال کا آپ نے بہترین نمونہ دکھایا۔ آپ کی بڑی خواہش تھی کہ میری اولاد میں سے واقف زندگی خادم دین ہو۔ گذشتہ سال اپنے ایک پوتے کے متعلق مجھے لکھا کہ اسے جامعہ میں داخل کر کے خدمت دین کے لئے تیار کیا جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت عرفانی کبیر رضی اللہ عنہ کے درجات بلند کرے۔ اور ان کے سارے خاندان پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ اور انہیں اپنے مخلص ترین اور سلسلہ کے سچے عاشق بزرگ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ

۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۵۷ء

بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جلسہ سالانہ ۵۷ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کا پروگرام

ضروری ہدایات

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں

(۲) جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرلے۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ وار ہوں گے۔

۳۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اس کو ۲۹ دسمبر ۵۷ء کو موقعہ دینے کی کوشش کی جائے گی یہ نہیں ہوگا کہ مقررہ پروگرام کے مطابق دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

۴۔ وقت مقررہ درج کردہ پروگرام کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ امید ہے انتظامی دقتوں کے پیش نظر احباب جماعت پورا تعاون فرمائیں گے

۵۔ ملاقات روزانہ صبح ۸½ بجے اور شام کو ۶½ بجے شروع ہوا کرے گی

۶۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال کمزور ہے اس لئے احباب پرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

۷۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت پاس بیٹھ کر کروانے جائیں۔ اور جب دوسری جماعت کے احباب کی ملاقات شروع ہو تو اس جماعت کے امیر یا صدر کے لئے جگہ خالی کر دیں۔

۸۔ بیعت کرنے والے احباب مقررہ تاریخوں کو صبح ۸½ بجے اور شام کو ۶½ بجے ہی دفتر میں تشریف لاکر اپنے نام درج کرا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

۲۶ دسمبر ۵۷ء صبح ۸½ بجے

حیدرآباد ڈویژن، خیرپور ڈویژن	۱۵ منٹ
بہاولپور ڈویژن۔	۱۵ منٹ

۲۶ دسمبر ۶½ بجے شب

پشاور و ڈیرہ، اسماعیل خان ڈویژن	۳۲ منٹ
منٹگمری شہر و ضلع	۲۰ منٹ
گوجرانوالہ شہر و ضلع	۳۰ "
آزاد کشمیر	۸ "

۲۷ دسمبر صبح ۸½ بجے

راولپنڈی شہر و ضلع	۱۲ منٹ
ملتان "	۳۰ "
جھنگ "	۱۵ "

۲۷ دسمبر ۶½ بجے شام

سیالکوٹ شہر و ضلع	۵۰ منٹ
میانوالی شہر و ضلع	۲ منٹ
کیمبل پور "	۵ منٹ
بیعت	۱۰ منٹ
لاہور شہر و ضلع	۲۳ منٹ

۲۸ دسمبر ۸½ بجے صبح

گجرات شہر و ضلع	۲۵ منٹ
مظفرگڑھ "	۵ "
ایسٹ پاکستان	۵ "

۲۸ دسمبر ۶½ بجے شام

ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۰ منٹ
جہلم	۱۵ "
بیعت	۱۰ "
کراچی شہر و مضافات	۲۵ "
کوئٹہ و قلات ڈویژن	۱۳ "
شیخوپورہ شہر و ضلع	۲۰ "

۲۹ دسمبر ۹ بجے صبح

لائلپور شہر و ضلع	۴۰ منٹ (۲)

(۲)

سرگودھا شہر و ضلع	۳۰ منٹ
بیعت	۱۰ "
جماعتہائے ہندوستان	۱۰ "
بیرونی ممالک	۵ منٹ

بمبئی کے ایک مشہور ماہنامہ میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز پر تبصرہ

یہ رسالہ ایک عالم اور محقق کیلئے اہمیت اور دلچسپی پر ہے

بمبئی سے ایک مشہور رسالہ "دھرم چکرا" نکلتا ہے جو بہ یک وقت دو زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس کی ایک حالیہ اشاعت میں جماعت احمدیہ کے انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر ۵۷ء پر تبصرہ کیا گیا ہے جو رسالہ کے چیف ایڈیٹر مسٹر این کے بھگوت ایم۔ اے نے خود تحریر کیا ہے۔ یہ تبصرہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ریویو آف ریلیجنز۔ جلد ۵۱۔ نمبر ۱۰ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء

ایڈیٹر:۔ مظفر الدین چوہدری ربوہ (مغربی پاکستان)

ریویو آف ریلیجنز کا زیر نظر شمارہ دلچسپ مقالات پر مشتمل ہے اور اس میں قرآنی مضامین کو سہل اور آسان طریق پر پیش کیا گیا ہے۔ مضامین "آسمانی امتحان" اور "اقتباس از اقوال" تعلیم و تربیت کے اعتبار سے سب کے لئے مفید ہیں۔ مسیح موعود کی تحریرات کے بعض اقتباسات یقیناً اس قابل ہیں کہ ہر شخص جو کہ اس زمین میں زندگی بسر کر رہا ہے ان کا مطالعہ کرے "جہاد فی سبیل اللہ" اور "خدا کے راستے میں صبر و تحمل کی اہمیت" ایسے مضامین ہیں جو ہر سالک کے لئے مفید اور کارآمد ہدایات کا درجہ رکھتے ہیں۔ پرچہ کا سب سے نمایاں حصہ اداریٔ مقالہ ہے جس کا عنوان ہے "مسیح قرآن میں" اس میں مدیر نے قرآن مجید کی رو سے مسیح کے صحیح صحیح مقام کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے

مسٹر ایل۔ جے۔ بھنڈاری کا مقالہ "لداخ کے آشرم میں ایک قیمتی دستاویز کی سنسنی خیز دریافت" تحقیق و تدقیق اور تاریخی ریسرچ کے بالکل ایک نئے میدان کی نشاندہی کرتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسیح کے سوانح نگار ان کی ابتدائی زندگی میں سے سترہ سال کے حالات بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ مقالہ میں دو کتابوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کتاب "مسیح کی نامعلوم زندگی" ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو مسٹر نکولس نوٹوویچ کی تحریر کردہ ہے اور دوسری کتاب جو مسٹر ایچ سپنسر لوئس کی تصنیف ہے "مسیح کی پُر اسرار زندگی" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دونوں کتابیں مسیح کی زندگی کے اس حصہ پر روشنی ڈالتی ہیں۔ جس کے بارہ میں انجیل کے مصنف خاموش ہیں۔ دونوں کتابوں کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مسیح سولہ سال تک ہندوستان میں مقیم رہے اور پھر وہاں سے نیپال چلے گئے۔ لاسہ کے پرانے کتب خانوں میں ایسے قیمتی مسودات آج بھی موجود ہیں جو مسیح کی زندگی کے حالات پر مشتمل ہیں۔ نیز چند آشرم ایسے بھی تھے جن میں ان قیمتی مسودات کے نسخے اور ان کے تراجم رکھے ہوئے تھے۔ ایک ترجمان کی مدد سے تبت کے ایک قدیم نسخہ کا ترجمہ کیا گیا چنانچہ پتہ یہ چلا کہ یہ پالی زبان کی عبارتوں پر مشتمل تھا۔ یہ مقالہ اس قابل ہے کہ اس کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے کسی قدر صبر اور ایک ایسے نقطۂ نظر کی ضرورت ہے جو تعصب سے بالا ہو۔ سردست یہ کہا جا سکتا ہے کہ غور و فکر کی ایک نئی راہ کھل گئی ہے۔ اور یہ محققین کا کام ہے کہ وہ حقیقت کو پانے کے لئے اس پر کام کریں۔

بحیثیت مجموعی "ریویو" ایک عالم اور محقق کے لئے اہمیت اور دلچسپی سے پُر ہے۔

ہم ایڈیٹر صاحب کو ان کے اس شمارہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔"

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

سلسلہ کتب اسلام کی پہلی تا پانچویں کتاب

اس میں نماز روزہ، حج زکوٰۃ وغیرہ ضروری مسائل کی تفصیل ہی نہیں بلکہ انبیائے کرام کے حالات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات زندگی۔ حضور کے خلفائے اربعہ کے حالات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات۔ آپ کے دونوں خلیفوں کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں

یہ نہایت ہی پُر از معلومات اور دلچسپ پانچ کتابیں صرف دو روپے میں خریدیئے

ملنے کا پتہ: احمدیہ کتابستان۔ ربوہ

اذکروا موتاکم بالخیر

میری اہلیہ مرحومہ

(از مکرم عبد الکریم صاحب ڈار افریقی۔ حال سیالکوٹ)

میری اہلیہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۷ء کو البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور میں فوت ہو گئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۰ سال کے قریب تھی۔ میرے ساتھ ان کی شادی جون ۱۹۱۳ء میں ہوئی اور شادی کے وقت ان کی عمر ۱۶ ۱/۲ سال کے قریب تھی۔ اس کے بعد ۱۹۱۷ء میں پہلی عالمگیر جنگ کے دوران میں جب مجھے بسلسلہ فوجی ملازمت مشرقی افریقہ جانا پڑا۔ تو ان کو یہیں اپنے والدین کے پاس چھوڑ گیا۔ اور میری واپسی تک ان کے پاس ہی رہیں۔ ان کی خدمت عزت اور تابعداری کرتی رہیں جنگ کے بعد ۱۹۲۱ء میں میں ان کو اپنے ساتھ مشرقی افریقہ لے گیا۔ اور اسی اثنا میں میرا تبادلہ فوج سے سول میں ہو گیا۔ اور میری ملازمت محکمہ ریلوے میں ٹانگا کے مقام پر تھی۔ اُس وقت تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی اور کہتی تھیں۔ کہ میں اس بارہ میں غور و فکر کر رہی ہوں۔ اور مکمل سمجھ آنے پر فیصلہ کروں گی آخر اللہ تعالےٰ نے ان کے نیک خیالوں اور ارادوں میں برکت دی اور ۱۹۲۶ء میں خود ہی بیعت کرنے کو کہا۔ اور اس طرح پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت بذریعہ خط کی۔ اس کے بعد ۱۹۲۷ء میں ہم دوران رخصت جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان گئے۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر پھر بیعت کی۔

مرحومہ دسمبر ۱۹۳۳ء تک میرے ساتھ افریقہ میں رہیں۔ دو لڑکے قادیان میں تھے۔ اور ٹی۔ آئی ہائی سکول میں زیر تعلیم تھے۔ ان کو ہم نے افریقہ سے ۱۹۲۹ء میں بھیج دیا تھا۔ اور ان کی جدائی بہت صبر اور شکر سے برداشت کرتی تھیں۔ نا ۱۹۳۳ء میں جلسہ سالانہ کے بعد میں ان کو بمعہ باقی بچگان کے بغرض تعلیم قادیان چھوڑ گیا۔ اور انہوں نے اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کیا۔ تمام بچوں نے اپنے امتحانوں کے تمام مراحل نہایت کامیابی سے طے کئے۔ اور کبھی کوئی فیل نہ ہؤا۔ اور ان کی تربیت کے طفیل ہمارے پانچ لڑکوں اور تین لڑکیوں نے کالج کی تعلیم سے پہلے کی تمام تعلیم قادیان میں مکمل کی۔

مرحومہ نیک اور بلند اخلاق والی خاتون تھیں۔ ایک غیر احمدی خاتون نے اپنے تعزیت نامہ میں یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ "اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں۔ مگر میں گواہی دیتی ہوں۔ کہ مرحومہ خالص بہشتی ہے" غرباء۔ یتامیٰ اور بیوگان کے ساتھ ان کا سلوک بہت شفقت اور ہمدردی کا ہوتا تھا اور جمعہ کے دن بہت پہلے مسجد میں جایا کرتی تھیں۔ دعاؤں کا شوق تھا۔ جسمانی صفائی کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔

مرحومہ کی زندگی میں ہمارے دو لڑکے فوت ہوئے۔ ان کی وفات پر صبر اور شکر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اگر ذرہ بھی علم ہو جاتا۔ کہ فلاں ہمسائے کے گھر آج آگ نہیں جلی تو فوراً اشیاء خوردنی ان کے ہاں بھیج دیتی تھیں۔ ہماری رہائش کے پڑوس میں اکثر لوگ بہت غریب ہیں۔ وہ ان کا بہت خیال رکھتیں۔ چونکہ ان کے علم میں ہوتا کہ فلاں آدمی بیمار ہے اس لئے جب بھی ہمارے ڈاکٹر لڑکوں میں سے کوئی رخصت پر آتا۔ تو بیماروں کو ضرور دکھایا کرتی تھیں۔ اسی طرح پارچات وغیرہ سے بھی ان کی بہت مدد کرتی تھیں۔ غریب رشتہ داروں کو نقدی کے علاوہ پارچات خرید کر بھیجا کرتی تھیں۔

احمدیت پر ان کا ایمان بہت مضبوط تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بہت عقیدت تھی۔ تحریک جدید میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ اور وصیت بھی ۱/۱۰ حصہ کی تھی ۱۹۳۳ء سے قبل جب وہ میرے ساتھ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ میں رہتی تھیں۔ تو وہاں ہم اکیلے احمدی تھے۔ غیر احمدی مخالفت کرتے تھے۔ مگر ان کی مخالفت پر کبھی بھی گھبراہٹ یا پریشانی کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے نہایت مضبوطی اور استقلال کے ساتھ اپنے ایمان پہ قائم رہیں۔ اور کبھی بھی ان کے قدم نہ ڈگمگائے۔

۱۹۵۳ء میں جب ہماری جماعت کے خلاف فسادات ہوئے۔ تو ہمارے ہمسائے بھی ہمارے مخالف ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہماری خادمہ کا خاوند میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کو احمدیت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اس موقعہ پر بھی مرحومہ نے کمال ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔ اور کہا کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل نازل کیا۔ اس کے بعد جب شورش ختم ہوئی۔ تو آہستہ آہستہ مخالفت کرنے والی عورتوں نے پھر ہمارے ہاں آنا شروع کر دیا اس پہ میری چھوٹی بہو نے کہا۔ کہ اب کیا لینے آئی ہو۔ اس پہ مرحومہ نے اسے فوراً روک دیا۔ اور کہا کہ آئندہ کبھی ایسی بات نہ کرنا۔ ان کو کچھ پتہ نہیں ہے۔ اور ان عورتوں سے کہا۔ کہ یہ تمہارا گھر ہے۔ جب چاہو۔ آجایا کرو۔

میری شادی کے بعد جتنا عرصہ میرے والدین زندہ رہے میری بیوی نے ان کی بہت خدمت کی۔ میرے والدین احمدی نہیں تھے۔ مگر مرحومہ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھیں۔

مرحومہ کی وفات کے وقت ان کی عمر کوئی ۶۰ سال کے قریب تھی۔ پہلے ان کو یرقان کی تکلیف ہو گئی۔ فاقہ نہ ہونے پر لاہور رہے گئے۔ اور وہاں کے چوٹی کے ڈاکٹروں کے زیر ہدایت علاج ہوتا رہا مگر حالت بگڑتی گئی۔ آخر ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ان کو البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا۔ مگر حالت بگڑتی گئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس حالت میں مرحومہ نے نہایت صبر سے کام لیا۔

۲۴ ستمبر کو حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور بعد دوپہر غشی طاری ہو گئی اور شام کو سوا چھ بجے ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ اور ۲۵ ستمبر کو صبح ۷ بجے کے قریب نماز جنازہ مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں ربوہ کے ایک کثیر مجمع احباب نے پڑھی مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں مشرقی افریقہ میں ہیں۔ اولاد کی تربیت اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مرحومہ کا بہت حصہ ہے کیونکہ میرے پیچھے جب کہ میں مشرقی افریقہ میں تھا۔ بچوں کی تمام نگرانی ان کے سپرد تھی۔ میں نے ان کو کئی بار مشرقی افریقہ آنے کو کہا۔ مگر وہ یہی کہتی تھیں کہ اس طرح بچوں کی دینی اور دنیوی تعلیم ادھوری رہ جائے گی۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک ارادوں اور تربیت و نگرانی میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ میں جتنا بھی اس کا شکر کروں۔ کم ہے۔ تمام بچے ہماری خواہشوں کے مطابق نکلے۔ اور انہوں نے ماشاء اللہ خوب ترقی کی۔ الحمد للہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی نے انکے بارہ میں ان تاثرات کا اظہار فرمایا۔ "۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مرحومہ کی ساری دولت احمدیت ہی تھی۔ احمدیت کی حقیقت کو وہ خوب سمجھتی تھیں۔ اور عملی طور پہ کاربند تھیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی ساری اولاد احمدیت پر قائم ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مرحومہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(باقی صفحہ ۔ پر)

فون ربوہ: ۶۷
فارد کا پتہ
طارق ٹرانسپورٹ
لاہور
ہمیشہ اپنی بس سروس میں سفر کریں
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور، شیخوپورہ، چنیوٹ، ربوہ، سرگودھا، خوشاب
اڈہ:۔ بیرون شاہ عالمی سے بیرون موچی دروازہ منتقل ہو گیا
فون لاہور:۔ ۶۰۹۷۷
تار کا پتہ
"طارق کو"

عبرت

ثعلبہ نامی انصاری ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔ حضور دعا فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے مال دے۔ تو میں اس میں سے حقداروں کا حق ادا کرونگا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اس کی بکریوں میں بہت اضافہ ہوا ثعلبہ اپنی بکریوں کی نگرانی میں اس قدر مشغول ہوگیا کہ اس نے نمازوں میں آہستہ آہستہ آنا بند کردیا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کہ ثعلبہ کو کیا ہوگیا کہ وہ نمازوں میں نہیں آتا۔ کسی نے بتایا۔ کہ وہ بکریوں میں مصروف رہتا ہے۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثعلبہ پر افسوس ہے۔ اور یہ الفاظ حضور نے تین بار فرمائے۔

جب قرآن کریم میں ادائیگی زکوٰۃ کا حکم نازل ہؤا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ثعلبہ سے زکوٰۃ لینے کے لئے اپنے آدمی اس کے پاس بھیجے۔ ثعلبہ نے کہا۔ یہ تو مجھ پر جرمانہ ہے پھر آنا پھر ایک دفعہ جب وہ لوگ زکوٰۃ لینے کے لئے اس کے پاس گئے۔ تو ثعلبہ نے کہا یہ تو چٹی ہے۔ وہ لوگ واپس چلے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو فرمایا۔ ثعلبہ پر افسوس!

اس کے بعد قرآن کریم میں ایک آیت نازل ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔

کئی لوگ اللہ تعالےٰ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر تو ہم کو مال عنایت کرے گا۔ تو ہم اس مال میں سے صدقہ دیں گے۔ مگر جب اللہ تعالےٰ ان کو مال دیتا ہے۔ تو وہ کنجوسی اور وعدہ خلافی کرتے ہیں۔ اس بدعہدی اور جھوٹ کی سزا میں اللہ تعالےٰ بھی ان لوگوں کے دلوں کو ہمیشہ کے لئے گندہ کر دیتا ہے۔

اس پر کسی شخص نے ثعلبہ کو جا کر بتایا۔ کہ بدبخت یہ آیت تیرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ثعلبہ دوڑا ہؤا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہؤا۔ اور زکوٰۃ پیش کی۔ مگر حضور نے لینے سے انکار کردیا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے کہ تم سے زکوٰۃ نہ لوں۔ تم نے وعدہ خلافی کی ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان خلیفہ ہوئے۔ ثعلبہ نے ہر ایک کو زکوٰۃ پیش کی۔ مگر تینوں خلفاء میں سے کسی نے اس کی زکوٰۃ قبول نہ کی۔ وہ شخص حضرت عثمان کے زمانہ میں فوت ہؤا۔

کیسا عبرتناک واقعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ان شکرتم لازیدنکم و ان کفرتم ان عذابی لشدید

اگر اللہ تعالےٰ کے انعامات پر شکر ادا کروگے۔ تو پھر وہ اپنے انعامات کو بڑھا ئیگا۔ اور اگر ناشکری اور کنجوسی کروگے۔ تو اس کا عذاب بھی سخت ہے۔

جن احباب جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضلوں سے نوازا ہے۔ اور ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو چاہیئے کہ فی الفور زکوٰۃ ادا کریں۔ (نظارت بیت المال)

تفصیل چندہ ارسال فرمایا کریں

بعض احباب چندہ کی رقم بھیجتے وقت ساتھ چندہ کی تفصیل مد وار ارسال نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موصولہ رقم مد بلا تفصیل میں ڈالدی جاتی ہے۔ اور اسکو سلسلہ کے کاموں میں خرچ نہیں کیا جا سکتا۔

ایسی رقوم جو تین ماہ تک مد بلا تفصیل میں پڑی رہیں۔ ان کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ان کو چندہ عام میں شمار کرلیا جائے۔

پس سیکرٹری مال و دیگر احباب جو اپنا چندہ براہ راست بھیجتے ہیں۔ ساتھ تفصیل ضرور ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ ریکارڈ میں اس کا صحیح اندراج کیا جا سکے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پُر اثر اور کوئی طریق کار نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں۔ اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں۔ اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کیلئے اور اس موقعہ پر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی مہمان ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔ اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے۔ لہذا میں تمام احباب اور عہدیداروں سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرادیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری تردید!

میرے متعلق ریلوے اسٹیشن لائل پور کی مسجد کے امام مولوی تاج محمود نے یہ اعلان کردیا تھا کہ میں احمدی نہیں رہا۔ جو سراسر خلاف واقعہ تھا۔ میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور احمدی مسلمان ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب نام رکھا تو مسلمان از فرقہ احمدیہ رکھا تھا۔ ہمارا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمان رکھا اور حضرت مسیح موعود نے بھی۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ مولوی تاج محمود امام مسجد لائل پور کے اعلان کی تردید کرتا ہوں۔

(احمد دین درزی۔ معرفت کریم کاٹن فیکٹری۔ فیکٹری ایریا لائلپور)

تصحیح بابت چندہ مسجد جرمنی

الفضل مورخہ ۱۹ر نومبر ۵۷ء کے صفحہ ۷ پر مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کی طرف سے مسجد جرمنی کے لئے سہواً ۱۵۰/- روپیہ کی وصولی دکھائی گئی ہے۔ اس مجلس کی طرف سے دراصل ۱۸۰/- روپے وصول ہوئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

اٹھرا کی قاتل محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اٹھرا کا ساٹھ سالہ مجرب علاج قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل کورس پندرہ ۱۵/- روپے ملنے کا پتہ: مینیجر حکیم عبدالقدیر کا غانی سند یافتہ سید مٹھا بازار لاہور

ریلوے کارکنوں کی بہبودی کا پروگرام

نارتھ ویسٹرن ریلوے جیسی عظیم الشان صنعتی اور تجارتی تنظیم جس میں ایک لاکھ سے زیادہ مرد اور عورتیں کام کرتی ہیں۔ وہاں "بہبود" کی اصطلاح بے شمار قانونی اور رضاکارانہ ذمہ داریوں پر دلالت کرتی ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ تنظیم اپنے کارکنوں کی جسمانی ثقافتی، اخلاقی معاشی اور معاشرتی بہتری کے لئے پورے طور پر جدوجہد کرے۔ ان مفادات کے علاوہ جن سے معاہدے کی رو سے ریلوے کے ہر نوع کے ملازمین فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ملازمت کے فوائد اور قانون ساز اسمبلی کے جامع قوانین کے مطابق مزدوروں کے لئے کام کرنے کی شرائط میں انتہائی طور پر منصفانہ کارروائی عمل میں آتی ہے ریلوے کا محکمہ اس بات کا بھی پابند ہے کہ ریلوے کے ملازمین کی ہر طرح کی دفتری اور معاشرتی زندگی میں ان کی بہبود کے لئے وسیع پروگرام مرتب کیا جائے۔ مفت طبی امداد۔ حفظانِ صحت کے مطابق رہائش کے لئے کھلے مکانات۔ رخصت اور سفر کرنے کی سہولتیں یونیفارم۔ ملازمت کی محفوظ میعاد مستقبل میں ترقی کے روشن امکانات اور ریٹائر ہونے کے بعد بہت زیادہ اکٹھی رقم ملنے کا فائدہ۔ ایسی چیزیں ہیں جو ریلوے کی ملازمت کے لئے لازم ملزوم بن کر رہ گئی ہیں۔ ملازموں کی بہبود کے سلسلے میں بے حد نمایاں نتائج برآمد ہوئے ہیں جس کی مثال ملک کے کسی دوسرے صنعتی کاروبار سے نہیں دی جا سکتی۔ یہاں تک کہ ریلوے کا محکمہ پوری رضامندی سے اس ضمن میں امداد کا بیڑا اٹھاتا ہے۔ اور محکمہ اور اس کے کارکن دونوں قربانی اور ایثار کے صحیح جذبے کے ساتھ باہمی مفاد کو برقرار رکھنے کے لئے پورے تعاون سے کام کرتے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بہبود کے پروگرام کے مطابق ملازم کی ملازمت کے آغاز سے اس کے ریٹائر ہونے کے بعد تک حتیٰ کہ اس کی موت کے بعد اس کے وارثوں کو بھی نہایت فراخدلی سے مراعات دی جاتی ہیں۔ بہبود کے پروگرام سے نہ صرف یہ کہ کارکنوں کو خوش و خرم اور مطمئن رکھنے کی مساعی جمیلہ کی جاتی ہیں۔ جن سے ان کو مضرت رساں اثرات سے محفوظ۔ جفاکشی کے سلسلے میں سکون اور حکام اور مزدوروں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہتے ہیں۔ بلکہ اس پروگرام کا اولین مقصد یہ بھی ہے کہ سلسلہ تعلیم کو وسیع کرتے ہوئے ان کی معاشی اور ثقافتی زندگی کے معیار کو بلند کیا جائے اور اس ضمن میں مفت طبی امداد اور کام کرنے کے لئے صحت مند اور بے خطر ماحول تفریح اور کھیل کود کی سہولتیں کنٹین کواپریٹو سٹور اور سستے نرخ کے قرضے بھی دئیے جاتے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بہبود کی پالیسی کو برقرار رکھنے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مستقل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے جو قریباً بتیس برس پہلے معرض وجود میں آیا تھا۔ یہ محکمہ براہ راست جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ جس میں ڈپٹی جنرل مینجر (پرنسپل)، سینئر ویلفیئر آفیسر اور خصوصی تربیت یافتہ انسپکٹر اور لیڈی ویلفیئر ورکر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان مصائب انگیز دنوں میں اس ادارے نے بے حد قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ جبکہ اعلانِ آزادی کے بعد ہندوستان کی ریلوے کا سٹاف پاکستان میں پہنچا اور ان کی سرکاری اور نجی زندگی میں بے شمار الجھنیں پیدا ہو چکی تھیں اور اس سیاسی انقلاب کے باعث حکومت کی مشینری میں بھی کافی خلل واقع ہو گیا تھا۔

ریلوے ویلفیئر افسروں اور انسپکٹروں کے ذریعے ریلوے کے محکمے کو ان مسائل کا علم ہوتا رہتا ہے۔ جو ریلوے ملازمین کو روزمرہ زندگی میں پیش آتے ہیں۔ آپس میں میل ملاپ بڑھانے کے علاوہ ویلفیئر سٹاف کو اس امر کی بھی ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ وہ ملازموں کی شکایات کا مکمل جائزہ لیں۔ اور بالخصوص رقم کی ادائیگی میں تاخیر انفرادی طور پر ملازمت کے مقررہ قوانین کا اطلاق، ان کے حقوق اور مراعات کی نگہداشت اور جائز شکایات کے انسداد کے لئے حکام اور کارکنوں کے درمیان رابطہ قائم کریں۔ ویلفیئر سٹاف کو خاص طور پر یہ کام بھی سونپا گیا ہے۔ کہ وہ ہسپتالوں، بچوں کے ویلفیئر سنٹروں، مدرسوں، دوسرے اداروں، سپورٹ کلبوں، کواپریٹو سٹوروں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور ان کا ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ بڑے بڑے شیڈوں اور عملے اور سٹیشنوں کی نوآبادیوں میں وقتاً فوقتاً معائنہ کے لئے جائیں۔ اور ان کے فرائض میں سے ایک جزو یہ بھی ہے۔ کہ وہ ان تدابیر کی صحیح اہمیت اور ان کو رائج کرنے کے اسباب کو عملے کے سامنے پوری وضاحت سے پیش کریں۔ جو ریلوے نے انسدادی امور کی غرض سے اختیار کر رکھی ہیں۔ ویلفیئر انسپکٹروں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کا جامع طور پر دورہ کریں۔ اور اپنی کارگزاریوں کی میعادی رپورٹ سینئر ویلفیئر آفیسر کے سامنے پیش کرتے رہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ویلفیئر کی تجاویز پر زیادہ تر "مستقل سٹاف فنڈ" سے روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ تاہم ریلوے کے عام خزانہ سے بھی "مراعات اور اصلاحات" کی دفعہ کے تحت کافی روپیہ دیا جاتا ہے "سٹاف بینی فٹ فنڈ"، ۱۹۳۱ء میں شروع کیا گیا اور اس میں جرمانوں، ضبط شدہ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور بونس اور ریلوے ریونیو کی طرف امدادی رقوم جمع کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں ریلوے ڈویژن کی طرف سے ملازمین کی آمدنی کے مطابق شرح مقرر کی جاتی ہے۔ اس فنڈ میں ملازموں سے کوئی چندہ نہیں لیا جاتا۔ بہبود کے ان وسیع منصوبوں کے اخراجات کی کفالت کے لئے آمدنی کے مطابق ایک روپیہ سے شروع ہو کر ۱۹۴۴-۴۵ء میں تین روپے کر دیئے گئے۔ اور ۱۹۵۵-۵۶ء میں یہ رقم پانچ روپے تک پہنچ گئی۔ اپریل ۱۹۵۵ء سے اس فنڈ کی افادی حیثیت سے گزیٹڈ سٹاف کے ملازم بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

انسانی ہمدردی کی اہمیت کے علاوہ تخلیقی کارکردگی اور محنت و مشقت کے لئے۔ کارکنوں اور ان کے اہل و عیال کی جسمانی صحت بڑی لازمی چیز ہے۔ شروع ہی میں اس اہمیت کو محسوس کر لیا گیا کہ ملازمین کی صحت برقرار رکھنے اور بیماریوں کے انسداد کے لئے طبی امداد اور حفظانِ صحت کی تدابیر اختیار کرنا بے حد ضروری ہے چنانچہ اس صدی کے پہلے ربع میں تمام سازو سامان سے لیس، ایک مکمل ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا۔ ملازموں کے تقرر کے وقت اور اس کے بعد وقتاً فوقتاً طبی معائنے، سگ گزیدگی کا علاج عملے کو فرسٹ ایڈ کی تربیت دینا، ملیریا کے خلاف انسدادی اور حفظ ماتقدم کی تدابیر اختیار کرنا۔ عملے اور ان کے اہل و عیال کو ٹیکے لگانا، سٹاف کے کام کرنے کی جگہوں اور رہائشی مکانوں کے حفظانِ صحت کے انتظامات کی دیکھ بھال کرنا، ریلوے کے طبی ملازموں کے روزانہ فرائض میں شامل ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

میری لڑکی مبارکہ عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

عبدالغنی شاہ ہیڈ ٹوانہ

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اوقات رونگی وی پی لوتھ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا براستہ لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور براستہ سرگودھا	۳ ½	۵	۶ ½	۸	۸ ¼	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ براستہ سرگودھا	۵ ¼	۱۰ ½	۱۵ ¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا، گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)						
از سرگودھا براستہ گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼							

گولڈین:- اعصابی، دماغی و جسمانی کمزوریوں کی بے نظیر دوا۔ فی شیشی چھ روپیہ دواخانہ فیض عام ربوہ سٹاکسٹ ماڈرن سٹور، گول بازار۔ ربوہ

مشرقی پاکستان کے عوام میں شدید اختلاف رائے موجود ہے

ری پبلیکن پارٹی کی سب کمیٹی کا ردِّ عمل

کراچی ۹ر دسمبر ری پبلیکن سب کمیٹی کے جو ارکان طریق انتخاب کے بارے میں مشرقی پاکستان کے عوام کا رد عمل معلوم کرنے گئے تھے۔ وہ کل شام کراچی واپس پہنچ گئے۔ اس سب کمیٹی کے کنوینر نے بتایا ہے۔ طریقِ انتخاب کے مسئلہ پر مشرقی پاکستان کے عوام میں شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

آج سہ پہر کراچی میں ری پبلیکن پارٹی کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے جس میں مشرقی پاکستان کا دورہ کرنیوالی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے والی ری پبلیکن سب کمیٹی کے کنوینر سید عابد حسین نے کل ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہوتے وقت اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ طریق انتخاب کے سوال پر مشرقی پاکستان کے عوام میں شدید اختلاف رائے موجود ہے۔ آپ نے کہا "ہمیں یہاں مشکل ہی سے کوئی ایسا آدمی ملا ہے۔ جو جداگانہ یا مخلوط طریق انتخاب کی حمایت نہ کرتا ہو۔ ایسے افراد کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ جو اس مسئلے کے بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے

سید عابد حسین سے دریافت کیا گیا کہ آیا سب کمیٹی اپنی رپورٹ اتفاق رائے سے ری پبلیکن پارٹی کو پیش کرے گی۔ اس پر سید عابد حسین نے جواب دیا" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیں امید تو یہی ہے"۔ آپ نے مزید بتایا کہ سب کمیٹی کے ارکان کا کل صبح ڈھاکہ میں ایک رسمی اجلاس ہوا تھا۔ جس میں ارکان کمیٹی نے اپنے دورے کے تاثرات پر بحث کی۔

سب کمیٹی کے کنوینر نے کہا۔ انسانی طور پر جس حد تک ممکن ہو سکا ہے۔ ہم نے طریق انتخاب کے سوال پر اس صوبے کے عوام کے جذبات کا صحیح اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے۔" آپ نے دورے کو انتہائی خوشگوار" قرار دیا۔ اور عوام اور اخبارات کی تعریف کی کہ انہوں نے ری پبلیکن لیڈروں کے ساتھ ان کے کام میں پورا تعاون کیا۔ ری پبلیکن سب کمیٹی نے تین گروپوں میں تقسیم ہو کر صوبے کے آٹھ ضلعوں کا دورہ چھ دن میں مکمل کیا۔ اور اس دوران میں کمیٹی کے ارکان نے ریل، کشتی اور طیارے کے ذریعے ستره سو میل سفر کیا۔ انہوں نے سات سو وفود کے علاوہ انفرادی طور پر بھی لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ جن میں ہر مکتب فکر کے نمائندے شامل تھے۔ وفود میں سیاسی جماعتوں کے علاوہ طلبہ، ڈسٹرکٹ بورڈز۔ وکلاء تاجروں۔ ٹریڈ یونینوں اور ڈاکٹروں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اسی عرصے میں ری پبلیکن کمیٹی کو بتیس یادداشتیں، دو ہزار ساٹھ سو تار اور پانچ سو پوسٹ کارڈ بھی موصول ہوئے۔ جن میں طریق انتخاب کے متعلق نظریات کا اظہار کیا گیا تھا ری پبلیکن لیڈروں نے سو عام جلسوں میں بھی شرکت کی اور بعض جلسوں سے خطاب کیا۔ طریق انتخاب کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کے لئے ری پبلیکن پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس آج کراچی میں منعقد ہو رہا ہے۔

اذکروا موتاکم بالخیر بقیہ صفحہ ۵

مرحومہ بہت زیادہ دعا اور ذکر الٰہی کرنے میں شغف رکھتی تھیں .... ان کے اندر وہ خوبیاں تھیں۔ کہ جن پر بڑا ہی رشک آتا ہے۔ اور وہ اوصاف حمیدہ ہر احمدی عورت میں ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری ہر بہن مرحومہ کی طرح ہو۔ اور انہیں کی طرح اسلامی جذبہ اور مومنانہ روح اپنے اندر پیدا کریں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو بہت جلد عظیم الشان ترقی مل سکتی ہے"!

جماعت کے تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کے درجات بہت بہت بلند کرے۔ اور ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین ثم آمین) ہم سب اس کی رضا پر راضی ہیں۔ بلانے والا ہے۔ سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی رحلت پر

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں جو ۶ر دسمبر کو منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی:-

"لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور بزرگ صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت عرفانی صاحبؓ جماعت احمدیہ کے بہت بڑے مؤرخ۔ بزرگ اور قیمتی وجود تھے۔ ان کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ یہ اجلاس اس کو بڑی شدت سے محسوس کرتا ہے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کی بہتر رنگ میں تلافی فرمائے۔ اور حضرت عرفانی صاحب کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جنرل سیکرٹری لوکل انجمن ربوہ

اعلان دارالقضاء

چوہدری محمد اسحٰق ہے و چوہدری محمد الدین صاحب پسران چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نمبر دار چک $\frac{99}{6-R}$ ضلع منٹگمری نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب مرحوم کی رقم مبلغ ۵۱۰/- روپے جو امانت تحریک جدید ربوہ میں جمع ہے۔ مرحوم کے حصہ جائیداد (وصیت) میں منتقل کر دی جاوے۔ ورثاء مرحوم کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو سات یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

ناظم دارالقضاء۔ ربوہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم چوہدری نسیم احمد طاہر کا نکاح امۃ الاسلام بیگم صاحبہ بنت مولوی عطا محمد صاحب پنشنر ہیڈ کلرک دفتر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں $\frac{12}{57}$/۷ کو پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک تقریب کو دونو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

محمد ذکاء اللہ خاں

ٹیچر میونسپل ہائی سکول چونیاں ضلع لاہور

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بوجہ بخار و کھانسی بیمار ہے مگر کچھ دنوں سے یہ مرض بہت شدت اختیار کر گئی ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام پریشانیاں دور کرے۔ آمین

خواجہ عبدالرحمٰن

ضیاء الاسلام پریس ربوہ

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے

دارالفضل میڈیکل ہال غلہ منڈی ربوہ

کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

زنانہ امراض کے لئے کوالیفائیڈ نرس اور مڈوائف کا بھی انتظام ہے

نیز انگریزی ادویات کنٹرول نرخ پر ملتی ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۳۵